اداریہ

کووِڈ ۱۹ کے دور میں تخلیقی، تحقیقی اور تنقیدی سرگرمیوں کا جاری رکھنا ''خواب تعبیر سے الگ ہے یہاں'' کے مصداق ہو کے رہ گیا ہے۔علی عباس حسینی کی تخلیقات انجمن نے شائع کیں۔ ہر چند کہ ارادہ تھا مگر تا حال تقریب ممکن نہ ہوسکی۔ڈاکٹرحسن منظر کے یادگار تراجم کی اشاعت نے ہمارے عزم اور ولولے کومہمیز کیا۔

۱۴رنومبر ۲۰۲۰ء انجمن کے اردو باغ میں پریم چند کے نامکمل ناول ''منگل سوتر'' اور شِو رانی کی تحریر ''پریم چندگھر میں'' کا اجرا کیا گیا۔ضیامحی الدین نے کمال ہنرمندی سے پریم چند کی کہانی ''دادی اماں'' پیش کی جب کہ مترجم ناول نگار ڈاکٹرحسن منظر نے مذکورہ کتابوں کے حوالے سے نہایت وقیع مضمون پڑھا۔ زاہدہ حنا صاحبہ نے ازحد جامع تحریر پڑھی اور سمندر کوکوزے میں بند کردیا۔آخر میں واجد جواد صاحب نے اظہارِتشکر کیا۔ اس پُروقار تقریب کے دوران پریم چند کے الفاظ میرے کانوں میں گونجتے رہے کہ ''رسالہ 'اردو' اردو رسالوں کا سالارِکارواں ہے۔''

سہ ماہی ''اردو' بابائے اردو نے اورنگ آباد سے ۱۹۲۱ء میں جاری کیا۔ یوں ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۶ء مستقل مزاجی کے ساتھ دکن سے جاری رہا۔ بعدازاں دلّی سے ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء تا ۱۹۶۲ء اپنی اہمیت منواتا رہا۔ بابائے اردو کا یہ کارنامہ جس کی توثیق پریم چند نے بھی کی! بابائے اردو، اردو تحقیق کے اوّلین معماروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔''تذکرۂ گلزارِابراہیم'' کے دیباچے میں بابائے اردوفرماتے ہیں کہ ''اردو کا گاڈ فادر انگریز ہے،مسلمان باپ اور ہندو ماں۔'' انگریزوں کا یہ اعتراف مولوی صاحب کی کشادہ دلی پر محمول کرنا چاہیے۔ جب کہ تا حال انگریزوں نے ایسی سند فرانسیسی اور لاطینی کوبھی نہیں دی۔اس کوکیا کہیے کہ ہم آج تک گاڈ فادر کے ایسے مطیع اورفرماں بردار ہوئے ہیں کہ اپنا تشخص بھولتے جارہے ہیں۔ ۱۹۲۱ء تا قیامِ پاکستان سہ ماہی ''اردو'' کا شہرہ عالمی سطح پر ہو چلا تھا۔ اس عہد کے جیّد محققین اور ادبا کی لازوال تحریروں کوبھی مولوی

صاحب کا کارنامہ سمجھنا چاہیے۔ سنہ ۱۹۴۹ء سے ''اردو'' کراچی (پاکستان) سے نکلنا شروع ہوا۔ سیّد سرفراز حسین رضوی کے مصنف وار اشاریے کے مطابق ۱۹۲۱ء تا ۱۹۶۲ء یہ سلسلہ جاری رہا۔

رسالہ ''اردو'' کے پہلے شمارے میں ''محاسنِ کلامِ غالب'' مرقومہ عبدالرحمٰن بجنوری، قاضی عبدالودود کا تحقیقی مقالہ، میر انیس کے غیر مطبوعہ اشعار اپریل ۱۹۳۸ء، اسی طرح جنوری ۱۹۵۹ء کے شمارے میں ڈاکٹر سیّد عبداللہ کا نہایت وقیع مقدمہ ''نوادر الالفاظ'' شائع ہوا۔

سیّد سرفراز حسین رضوی کا یہ اشاریہ ۱۹۷۶ء میں شائع ہوا جسے جلد اوّل قرار دیا گیا۔ بعد ازاں انجمن کی صد سالہ سال گرہ کے موقعے پر مصباح العثمان کا مرتبہ اشاریہ جلد دوم ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا۔ یہ اشاریہ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۹۸ء تک مصنف وار ترتیب دیا گیا۔ دونوں اشاریوں کو متعارف کرانے کا سہرا جمیل الدین عالی کے سر جاتا ہے کہ دونوں ''حرفِ چند'' سے مزیّن ہیں۔ ۲۰۱۷ء میں 'سہ ماہی' سے 'شش ماہی اردو' ہوگیا۔

قارئینِ گرامی! شمارہ ۹۶، جلد دوم پیشِ خدمت ہے۔ اردو رسالوں کے سالارِ کارواں رسالہ ''اردو'' کی اشاعت کو سو برس ہو چکے ہیں۔ اس موقعے پر مختلف جامعات کے نہایت وقیع پی ایچ ڈی کے مقالات کی اشاعت کو ممکن بنانے کا عمل جاری ہے۔

''اردو'' کے اگلے دو شمارے ۲۰۲۱ء میں شائع ہوں گے۔ اُمید ہے کہ محققین اور دانش وروں کا ادارے کو تعاون حاصل رہے گا اور وہ سو برس پر مشتمل انجمن ترقیٔ اردو اور بابائے اردو کی خدمات کے حوالے سے تحقیقی مقالہ جات ارسال فرمائیں گے۔ مجلسِ ادارت اور مجلسِ منتظمہ آپ کے تعاون کی پیشگی شکر گزار ہے۔

(ش۔ا)